Fikr-o-Nasar (Islamabad) 16:12 (1979)

تبصرہ

نام کتاب : تحریک علیگڑھ اور حیدرآباد دکن

مصنف : محمد حسام الدین غوری

ملنے کا پتہ : دارالادب - ۸۰۱ پیر الٰہی بخش کالونی - کراچی - ۵

قیمت : بیس روپے

جیسا کہ کتاب کے نام سے ظاہر ہے اس کتاب میں ریاست حیدرآباد (دکن) نے علیگڑھ تحریک میں جو نمایاں اور ممتاز حصہ لیا ہے اس پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے - کتاب کا پیش لفظ مشتاق احمد خانصاحب نے لکھا ہے جو پاکستان میں حیدرآباد (دکن) کے ایجینٹ جنرل تھے - وہ لکھتے ہیں ''اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے بعد یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ اس تحریک کو جو پاکستان کی خشت اول تھی پروان چڑھانے میں جن عناصر نے مؤثر کردار ادا کیا ہے ان میں حیدرآباد کا نام سر فہرست ہے -،، کتاب میں تحریک علیگڑھ کی چند اہم شخصیتوں کا ذکر کیا گیا ہے جن سب کا تعلق حیدرآباد دکن سے رہا ہے - ان میں محسن الملک، وقار الملک، شبلی نعمانی، حالی، نذیر احمد دہلوی، مولوی عزیز مرزا، نواب عماد الملک، ڈاکٹر سید علی بلگرامی چراغ علی، وحید الدین سلیم، علامہ عبد اللہ یوسف علی خاص طور پر قابل ذکر ہیں ان حضرات کی علمی خدمات حیدرآباد (دکن) کی مرہون منت تھیں اور ان سب نے علیگڑھ تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا -

باب ''تحریک علیگڑھ کا ارتقاء،، کے تحت مصنف نے ان گرانقدر رقمی عطیات کا تذکرہ کیا ہے جو سلطنت آصفیہ حیدرآباد (دکن) کی طرف اور اس کے

امراء اور اعیان سلطنت کی طرف سے علیگڑھ کو دی گئیں ۔ خصوصاً جب علیگڑھ کالج کو یونیورسٹی کا درجہ دینے کی کوشش جاری تھی اس وقت فرمانروائے دکن نے یونیورسٹی کے (مطلوبہ سرمایہ کا تقریبا ایک ربع حصہ یعنی پانچ لاکھ روپیہ نقد عطا فرمایا اور چارٹر ملنے پر بارہ ہزار روپئے سالانہ کی مزید امداد منظور کی ۔ پھر ۱۹۳۰ء میں اعلحضرت فرمانروائے دکن نے علیگڑھ مسلم یونیورسٹی کے چانسلر (امیر جامعہ) بننے کی درخواست منظور فرمائی ۔ اور اس طرح قانونی طور پر یونیورسٹی فرمانروائے دکن کے سایہ عاطفت میں آگئی ۔ کتاب کے ایک باب میں علیگڑھ کالج میں حیدرآبادی طلباء کا تعارف کرایا گیا ہے ۔ کتاب کا ایک باب ''تحریک علیگڑھ اور بہادر یار جنگ،، پر ہے ۔ اس باب میں مصنف لکھتے ہیں ''حیدرآباد (دکن) کے جن اکابرین نے تحریک علیگڑھ کو پروان چڑھانے اور مسلم یونیورسٹی کے قیام اور استحکام میں بھر پور حصہ لیا ان میں نواب بہادر یار جنگ کو بھی امتیازی مقام حاصل ہے ۔،، آخری باب ''مشاہیر پاک و ہند کا اعتراف،، کے عنوان پر ہے ۔ اس میں حالی علامہ عبداللہ یوسف علی، سید الطاف بریلوی، ڈاکٹر معین الدین، عقیل، مشتاق احمد خاں اور چودھری خلیق الزماں کے ارشادات درج ہیں ۔ چودھری صاحب کا ارشاد ہے ''ہم کہتے ہیں کہ علیگڑھ نہ ہوتا تو پاکستان نہ بنتا مگر یہ بھی سوچا کہ علیگڑھ چلتا کیسے تھا نظام کی اعانت سے چلتا تھا تو ظاہر ہے حیدرآباد نہ ہوتا تو علیگڑھ نہ ہوتا،،

کتاب دلچسپ مفید اور پر از معلومات ہے ۔ طباعت و کتابت دیدہ زیب ہے ۔

محمد مظہر الدین صدیقی

33635